رب سے شرط نامہ

اے میرے رب!
دی ہوئی چیزیں واپس لینے کا یہ کونسا مرحلہ ہے
نہ مجھے اس کی ترتیب یاد ہے اور نہ یہ کہ
پہل کس طرح ہوئی تھی
شاید بالوں سے
کہ جن کی جڑیں دودھیا سفیدی میں لپٹی
میرے ماتھے پہ نمودار ہوئی تھیں
نہیں، ایسا تو نہیں ہے
کہ یورپ میں تو جوانی ہی میں بالوں کا رنگ
بدلنے کا فیشن ہے
مجھے بھی فیشن کرنا اچھا لگ رہا تھا
شاید یہ واپس لینے کا مرحلہ نہیں تھا
یہ تو چلن بدلنے کی تاکید تھی

کہیں کہیں تو چلن میں نے
وقت سے پہلے ہی بدل دیا تھا
جیسے مزید بچے پیدا نہ کرنے کا فیصلہ
بالوں کے سفید ہونے سے پہلے
ہسٹریکٹمی کا فیصلہ
دوسری شادی نہ کرنے کا فیصلہ
دادی بن کے دادیوں کی طرح
بڑھاپے کے جوتوں والے ڈبے میں
بند نہ رہنے کا فیصلہ
زور سے ہنسنے اور چھپ کے رونے کے
ماسک اتار پھینکنے کا فیصلہ!
مگر میں نے اپنے رب کو واپس نہیں کیا تھا
عورت ہونے کا فیصلہ
حالانکہ اس نے مجھ سے میری بصارت
کمزور کرتے ہوئے کہا تھا
اب میں تمہیں اور تمہارے بدن کے سارے اعضا کو
دھری مشقت کی کوٹھری میں ڈال رہا ہوں

اے میرے معصوم رب
تو نے یہ رحمت تو میری پیدائش کے بعد ہی
مجھے ودیعت کر دی تھی
ساری دنیا کی ساری عورتوں نے
اس بھول بھل پر چل کر زندگی گزاری ہے
جذبوں کی لکڑیاں کاٹ کاٹ کر جلائی ہیں
باتوں کی جلیبیاں بنا بنا کر کھلائی ہیں
اور تیرے لیے اے میرے رب
کتنی دیواروں میں ہم نے آنکھیں بنائی ہیں
تو جانتا ہے اور مانتا ہے
پھر بھی کیوں کبھی میرے اعصاب
اور کبھی میری یادداشت کو
راکھ کی طرح اڑانے لگتا ہے
آؤ! میں اور تم صلح کر لیں
میرے سارے تجربات کو صبر کی خلعت پہنا کر
تم خوش رہو
مگر تم ایک اور زندگی پہنو
میں تمہیں عورت بن کر زندہ رہنا سکھانا چاہتی ہوں!